حق کی پہچان

تحریر

صدر الافاضل

علامہ مولانا نعیم الدین مراد آبادی

حسب فرمائش

شیخ المشائخ مخدوم اہلسنت پیر طریقت
الحاج
حضرت صاحبزادہ قاضی
محمد فضل رسول حیدر رضوی
سجادہ نشین
آستانہ عالیہ محدث اعظم پاکستان

ناشر

تحریکِ اہلسنت پاکستان

ملنے کا پتہ جامعہ شیخ الحدیث منظرِ اسلام گلشن کالونی فیصل آباد

عہدیداران تحریک اہلسُنّت پاکستان

صاحبزادہ پیر قاضی محمد فضل رسول حیدر رضوی
(بانی تحریک اہلسنت پاکستان)

صاحبزادہ پیر عتیق الرحمٰن (میرپور)
سرپرست اعلیٰ تحریک اہلسُنّت پاکستان

صاحبزادہ پیر قاضی محمد فیض رسول رضوی
مرکزی چیئرمین تحریک اہلسُنّت پاکستان

پیر سید محمد اقبال شاہ
(بوریوالہ) مرکزی صدر

ڈاکٹر مفتی محمد یونس رضوی
(مرکزی ناظم اعلیٰ)

مفتی محمد سلیمان (راولپنڈی)
مرکزی نائب صدر

علامہ محمد اکرام المصطفیٰ اعظمی (کراچی)
مرکزی نائب صدر

پیر علامہ سید ریاض الحسن شاہ (چکوال)
مرکزی نائب صدر

مولانا محمد داؤد رضوی (گوجرانوالہ)
ممبر مرکزی مجلس شوریٰ

پروفیسر محمد یعقوب رضوی (ملتان)
ممبر مرکزی مجلس شوریٰ

شیخ محمد ذوالفقار رضوی (خانیوال)
چیف آرگنائزر جنوبی پنجاب

علامہ مفتی باغ علی رضوی
(صوبائی صدر پنجاب)

سید حیدر رضا شاہ
(چیف آرگنائزر پنجاب)

حق کی پہچان

تحریر

علامہ مولانا صدر الافاضل نعیم الدین مراد آبادی

حسب فرمائش

شیخ المشائخ مخدوم اہلسنت پیر طریقت الحاج حضرت صاحبزادہ قاضی

محمد فضل رسول حیدر رضوی

سجادہ نشین آستانہ عالیہ محدث اعظم پاکستان

تحریکِ اہلسنت پاکستان

ملنے کا پتہ جامعہ شیخ الحدیث منظرِ اسلام گلشن کالونی فیصل آباد

نام کتاب ــــــــ حق کی پہچان

تحریر ــــــــ صدرالافاضل علامہ مولانا نعیم الدین مرادآبادی

حسب فرمائش حضرت صاحبزادہ قاضی محمد فضل رسول حیدر رضوی
سجادہ نشین آستانہ عالیہ محدث اعظم پاکستان

سرورق ــــــــ محمد کلیم رضا

پروف ریڈنگ ــــــــ سید صداقت علی شاہ

صفحات ــــــــ 24

اشاعت ــــــــ جنوری 2017ء

تعداد ــــــــ 1100

ملنے کے پتے

جامعہ شیخ الحدیث منظر اسلام گلشن کالونی فیصل آباد

041-2628319 0321-6692313

بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِ

باب اوّل

مذہب حق اہلسنّت و جماعت ہے

افتراقِ اُمّت کا المیہ

اسلام کا دعویٰ کرنے والے کئی فرقوں میں منقسم ہیں — ہر ایک اپنے فرقہ کو حق پر بتاتا اور دُوسروں پر ملامت کرتا ہے ان میں جنگ و جدال، بحث و نزاع، عناد و عداوت، بغض و حسد کے شرارے ہمیشہ شعلہ انگیز رہتے ہیں، ان کے تعصّب و نفسانیت سے خرمن امن پر بجلیاں گرتی رہتی ہیں، آئے دن فتنہ و فساد انہیں کی بدولت ہوتا ہے، قتل و خونریزی تک نوبت آجاتی ہے، اسلام کو ان سے نہایت سخت نقصان پہنچتا ہے۔

نبی غیب داں کی پیشین گوئی

حضورِ انور علیہ الصّلوٰۃ والسّلام کو ان تمام حالات کا علم تھا، اور حضور صلّی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلّم نے اس کی خبریں ارشاد فرمائیں، اجلہ ائمہ حدیث امام احمد و ترمذی و ابن ماجہ و اَبُو داؤد وغیرہم نے حضرت عرباض بن ساریہ سے ایک حدیث روایت کی ہے جس میں حضور علیہ الصّلوٰۃ والسّلام نے ارشاد فرمایا۔

مَنۡ یَّعِشۡ مِنۡکُمۡ فَسَیَرٰی اخۡتِلَافًا کَثِیۡرًا[1]

جو تم میں سے زندہ رہے گا، وُہ عنقریب بہت اختلاف دیکھے گا۔

---

[1] المسند للامام احمد حدیث العرباض بن ساریۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ ص ۱۲۶/۴ طبع المکتب الاسلامی للطباعۃ والنشر، بیروت۔

امام ترمذی نے حضرت عبداللہ بن عمرو سے ایک حدیث روایت کی ہے جس میں حضورِ اقدس علیہ الصلوٰۃ والسلام سے یہ الفاظ مروی ہیں۔

تَفْتَرِقُ اُمَّتِیْ عَلٰی ثَلٰثٍ وَّسَبْعِیْنَ مِلَّۃً کُلُّھُمْ فِی النَّارِ اِلَّا وَاحِدَۃً[2]

میری اُمّت تہتّر فرقوں میں متفرّق ہوگی — ان میں بجز ایک کے سب ناری ہیں۔

ان احادیث سے اور ان کے علاوہ کثیر احادیث سے اسلام میں فرقے پیدا ہونے کی خبریں ملتی ہیں اور ان کی فتنہ انگیزیوں اور خونریزیوں کی تفصیلیں بھی، مخبرِ صادق صلّی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلّم کی خبر کس طرح ممکن ہے کہ درست نہ ہو؟ واقعات برابر ان خبروں کی تصدیق کرتے چلے جارہے ہیں۔

صدرِ اوّل میں اتحادِ اُمّت اور خبرِ اختلاف پر صحابہ کا تعجّب

اسلام کے عہدِ اوّل میں، جہاں اس کے تمام حلقہ بگوش ایک صدائے حق پر لبّیک کہنے، اور سرِ تسلیم خم کرنے پر ہی اکتفا نہیں کر رہے تھے، بلکہ وُہ ہادیٔ اسلام کے اشاروں پر جانیں قربان اور سر بہ تمنّا فدا کرتے چلے جارہے تھے، اس دن مُسلمان تعداد میں خواہ کتنے ہی ہوں مگر یک دل تھے، یک زبان تھے، ہر دماغ ایک ہی خیال سے پُر تھا، ہر دل میں ایک ہی ولولہ اور ایک ہی جوش تھا، سب کا ایک ہی نصب العین تھا، اور ایک مقصد کے گرد وُہ گھوم رہے تھے عین اس اتم اتحاد کی حالت میں حضورِ انور علیہ الصلوٰت والتسلیمات نے ان

---

[2] "السنن للترمذی" ابواب العلم، باب الاخذ بالسنۃ والاجتناب عن البدعۃ ص 96/2 طبع جدید سعید ایچ ایم کمپنی، کراچی۔
السنن لابن ماجہ، باب اتباع سُنۃ الخلفاء الراشدین ص 5/1 طبع ادارۃ احیاء السنۃ النبویہ سرگودھا
السنن لابی داؤد کتاب السنۃ باب فی لزوم السنۃ ص 635/2 طبع ۲۔ السنن للترمذی، ابواب الایمان، باب افتراق ہذہ الامۃ ص 93 طبع

اختلافات کی خبریں دیں جن کا اس وقت تصوّر بھی نہ ہو سکتا تھا، بلکہ بعض صحابہ کو تعجّب بھی ہوا۔

طالبِ حق کی حیرانی

اور اب وُہ دن آگیا کہ دعویدارانِ اسلام میں بکثرت فرقے پیدا ہُوئے اور انہوں نے جو طوفان برپا کر رکھے ہیں وُہ کسی سے مخفی نہیں، ایسے وقت میں مُسلمان کیا کریں؟ اس شور و غوغا میں ایک طالبِ حق کس طرف جائے؟ اور کس کی صدا پر لبّیک کہے؟ ان کثیر منازعتوں، اختلافات اور مخالفتوں کے ہجوم میں امرِ حق کو کس علامت سے ممتاز کیا جائے؟ عقل کو تو ضرور ایسے مواقع پر کچھ سراسیمگی اور حیرانی ہوتی ہے۔

تلاشِ حق

ایسی حالت میں سردارِ انبیاء صلّی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلّم کی خبریں اور آئندہ واقعات کی پہلے سے اطلاعیں دینا، طالبِ حق کی رہنمائی کرتی ہیں کہ وُہ اس ابتلاء و فتنہ کے وقت کا دستور العمل، اسی صادق اور اسی واقف وقائع وحوادث کے کلامِ مُبارکہ سے دریافت کرے جس کی نگاہِ اقدس کے سامنے یہ تمام نقشے اسلام کے عہدِ اوّل میں بھی روشن تھے اور جس نے ان کی تفصیلی خبریں دی ہیں۔ یقیناً آج کی سراسیمگی اور حیرانی کا علاج اسی دربار اور اسی سرکار سے میسّر آسکتا ہے اور وہیں سے دریافت کیا جا سکتا ہے کہ فرقوں کی ایسی کشاکش میں، جماعتِ حقّہ کو کس علامت سے شناخت کیا جائے؟ کیونکہ اس باخبر ہادی علیہ الصّلوٰۃ والسّلام کو جب اس

اختلاف و افتراق کا علم تھا اور آپ نے اُمّت کو اس سے آگاہ بھی فرمایا، تو ضرور ہے کہ جماعت حقہ کی ایسی کھلی اور ظاہر علامات بھی ارشاد فرمادی ہوں جس سے ہر علم و عقل کا شخص، ہر طالبِ حق، اس کو بے تردد پہچان سکے اور اس میں کسی شک شبہ کی گنجائش نہ ہو۔

عرفانِ حق

جب ہم احادیثِ کریمہ پر نظر ڈالتے ہیں، تو ہمیں معلوم ہوجاتا ہے کہ مقدّس ہادی علیہ الصّلوٰۃ والسّلام نے ہمیں شب تار میں آوارہ پھرنے کے لیے بیکسی کے سپرد نہیں کیا، بلکہ ایک پُرنور مشعل کی زبردست روشنی میں ہماری دستگیری فرمائی اور فصیح و صریح عبارات سے بتادیا کہ حق پر کون ہے؟

چنانچہ اُوپر ذکر کی ہوئی پہلی حدیث میں بیان اختلاف کے بعد ایک لطیف انداز میں ارشاد فرمایا۔

فَعَلَيْكُمْ بِسُنَّتِيْ وَسُنَّةِ الْخُلَفَاءِ الرَّاشِدِيْنَ الْمَهْدِيِّيْنَ تَمَسَّكُوْا بِهَا، وَعَضُّوْا عَلَيْهَا بِالنَّوَاجِذِ، وَاِيَّاكُمْ وَمُحْدَثَاتِ الْاُمُوْرِ فَاِنَّ كُلَّ مُحْدَثَةٍ بِدْعَةٌ وَكُلَّ بِدْعَةٍ ضَلَالَةٌ۔ ؎۳

جب اُمّت میں اختلاف رونما ہو تو تم میری سُنّت اور خلفاء راشدین مہدیین کے طریقے کو لازم جانو، اس کے ساتھ تمسک کرو، اور اس پر مضبوط گرفت رکھو، کیونکہ ہر جدید (برا) طریقہ بدعت ہے، اور ہر بدعت سیّئہ گمراہی ہے اور اپنے آپ

؎۳ السنن لابی داؤد کتاب السنۃ باب لزوم السنۃ ص ۶۳۵ ج ۲ طبع اصح المطابع، کراچی۔ والسنن لابن ماجہ، باب اتباع سنۃ الخلفاء الراشدین ص ۵ طبع ادارۃ احیاء السنۃ النبویۃ، سرگودھا۔

کو نئے (بُرے) کاموں سے بچاؤ۔

مذہبِ حق اہلسُنّت وجماعت ہے

اس حدیث میں یہ صاف ارشاد ہے کہ تم میری سُنّت اور خلفاء راشدین کے طریقے پر کاربند رہو، تو وہی طریق حق ہوا اور حضور کی سُنّت کے عامل اہل سُنّت ہوتے، کس خوبی کے ساتھ واضح فرما دیا کہ حق مذہب اہلسُنّت ہے، باقی فرقوں کی نسبت ارشاد ہوا کہ نئے پیدا ہونے والے فرقے بدعتی اور گمراہ ہیں۔ اب طالبِ حق کو تردّد باقی نہیں رہتا، وُہ ہر فرقہ کو دیکھ کر پہچان سکتا ہے کہ یہ نیا فرقہ ہے اور اہلسُنّت کی نسبت بشارت پاکر مطمئن ہوجاتا ہے اور حسبِ ہدایت مذہبِ اہلسُنّت کو لازم سمجھ لیتا ہے، اسی طرح دُوسری حدیث میں بھی تہتّر فرقوں کا ذکر فرما کر ارشاد فرمایا: مَا اَنَا عَلَیْهِ وَاَصْحَابِی[۴]

فرقہ حقہ وُہ ہے جو میری سُنّت اور میرے اصحاب کی جماعت کے طریق پر ہو۔

اس حدیث نے یہ بھی صاف ظاہر کر دیا، کہ طائفہ حقہ اہلسنّت وجماعت ہے، اسی حدیث کو امام احمد و اَبُوداؤد نے حضرت معاویہ سے روایت کیا ہے، اسی میں یہ الفاظ بھی ہیں:

وَوَاحِدٌ فِی الْجَنَّةِ وَهِیَ الْجَمَاعَةُ[۵]

اور ایک گروہ جنّتی ہے اور وُہ جماعت ہے۔

اب تو برحق گروہ کا پُورا نام اہلسُنّت وجماعت حدیث سے ثابت ہوگیا۔

---

[۴] السنن للترمذی، ابواب الایمان، باب افتراق ہٰذہ الامۃ ص ۹۳/۲ طبع سعید ایچ۔ ایم کمپنی، کراچی۔

[۵] المسند للامام احمد، حدیث معاویہ بن ابی سفیان رضی اللہ عنہ ص ۱۰۲/۴ طبع المکتب الاسلامی للطباعۃ والنشر، بیروت۔

معیارِ حق (سوادِ اعظم کی پیروی)

امام ترمذی نے حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی کہ حضور علیہ الصّلوٰۃ والسّلام نے ارشاد فرمایا:

اِتَّبِعُوا السَّوَادَ الْاَعْظَمَ فَاِنَّہٗ مَنْ شَذَّ شُذَّ فِی النَّارِ[٦]

تم سوادِ اعظم یعنی بڑی جماعت کی پیروی کرو، جو اس سے جُدا ہوا جہنمی ہے۔

اس حدیث میں بھی صاف ارشاد ہے کہ وُہ جماعت جس پر اکثر اہلِ اسلام ہیں، حق پر ہے۔ اس پر اللہ کا دستِ رحمت وکرم ہے، اور جو "اہلسنّت وجماعت" سے جُدا ہوا جہنمی ہے۔

مُلّا علی القاری کا فرمان

مرقاۃ شرح مشکوٰۃ شریف میں اس حدیث کی شرح میں فرمایا:

اَلسَّوَادُ الْاَعْظَمُ یُعَبَّرُ بِہٖ عَنِ الْجَمَاعَۃِ الْکَثِیْرَۃِ

---

٦ مشکوٰۃ المصابیح للخطیب التبریزی، کتاب الایمان، باب الاعتصام بالکتاب والسنۃ الفصل الثانی ص ۳۰ طبع مجتبائی دہلی۔
صاحبِ مشکوٰۃ نے اس سے پہلی حدیث کو عن ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے الفاظ سے شروع کیا آخر میں کما "رواہ الترمذی" اس کے بعد حدیث زیرِ نظر کو وعنہ سے شروع کیا، جبکہ اس کے آخر میں رواہ ابن ماجہ من حدیثِ انس رضی اللہ عنہ لکھا ہوا ہے جس سے حضرت مؤلف کا خیال اس طرف گیا کہ یہ حدیث بھی دراصل امام ترمذی کی روایت ہی سے ہوگی، حالانکہ بقیہ الفاظ اس حدیث کا وجود پوری سُنن ترمذی میں کہیں بھی نہیں پایا جاتا، دراصل بات یہ ہے کہ صاحبِ مشکوٰۃ نے حدیث زیرِ بحث کو بروایت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما بیان کیا اور اس کے آخر میں "رواہ" لکھ کر آگے بیاض چھوڑ دیا تھا چنانچہ بعد میں علامہ میرک شاہ نے یہ عبارت لاحق کی "ابن ماجہ من حدیث انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ" دیکھو! مرقاۃ المفاتیح شرح مشکوٰۃ المصابیح للعلامۃ القاری المقام المذکور ص ۲۵۰/۱، طبع المکتبۃ الامدادیۃ ملتان اور سنن ابن ماجہ میں حدیث بروایت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ

(بقیہ حاشیہ اگلے صفحہ پر)

وَالْمُرَادُ مَا عَلَيْهِ أَكْثَرُ الْمُسْلِمِينَ۔

سوادِ اعظم جماعت کثیرہ سے عبارت ہے، اس سے مُراد وُہ ہے جس پر اکثر اہلِ اسلام ہیں۔

اب تو کسی نادان کو بھی تردّد نہیں رہ سکتا، ہر عاقل و جاہل کو معلوم ہو گیا کہ مذہب حق وُہ ہے جس پر مُسلمانوں کی بڑی جماعت ہے اور بحمداللہ تعالیٰ اہلسُنّت وجماعت ہیں جو ان سے منحرف ہیں، حضور علیہ السّلام نے اُن کو جہنّمی فرمایا ہے۔ یہ تمام صحاح ستہ اور کتب معتبرہ اور معتمدہ کی احادیث ہیں۔اس مضمون کی بکثرت حدیثیں کتب احادیث میں موجود ہیں۔

شاہ عبدالحق محدّث دہلویؒ کا ارشاد

یہ تو ثابت ہو چکا کہ فرقہ ناجیہ حقہ جماعتِ عامہ اور جمہور اہلِ اسلام ہیں۔ جس کو "اہلِ سُنّت وجماعت" کہتے ہیں اور جن کو حدیث شریف میں کہیں "سوادِ اعظم" اور کہیں "جماعتِ عامہ" کے الفاظ سے تعبیر فرمایا گیا۔ شیخ عبدالحق محدّث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ

بقیہ صفحہ گذشتہ : موجود ہے، دیکھیے، ابواب الفتن، باب السواد الاعظم ص ۲۹۱/۲-۲۹۲ طبع ادارۃ احیاء السنۃ النبویّۃ سرگودھا لیکن اس کے الفاظ بجائے "اتبعوا السواد الاعظم" کے "علیکم بالسواد الاعظم" ہیں، بندہ نے مزید تلاش کیا تو حدیث زیرِ گفتگو اپنے اصل الفاظ کے ساتھ بروایت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما درج ذیل دو مقامات پر مل گئی فللہ الحمد، ۱۔"نوادر الاصول فی معرفۃ احادیث الرسُول للحکیم الترمذی" الاصل الثامن والثمانون فی ان اجماع الامۃ حجۃ" ص ۱۲۸ طبع دار صادر بیروت ۲ الصحیح المستدرک علی الصحیحین للحاکم، کتاب العلم، باب لایجمع اللہ ہٰذہ الامۃ علی الضلالۃ ابدا و باب من شذ شذ فی النّار، بثلاثۃ اسانید ص ۱۱۵/۱، ۱۱۶ طبع دار الکتاب العربی، بیروت-۱۲ محمّد اشرف القادری عفا عنہ بہ القوی الحفی۔

ے "مرقاۃ المفاتیح شرح مشکوٰۃ المصابیح للقاری" کتاب الایمان، باب الاعتصام، الفصل الثانی ص ۲۴۹ طبع المکتبۃ الامدادیہ، ملتان۔

اشعۃ اللمعات شرح مشکوٰۃ میں فرماتے ہیں :

سوادِ اعظم در دینِ اسلام "مذہب اہلسنّت وجماعت" ہست

عَرَفَ ذٰلِكَ مَنْ تَنَصَّفَ بِالْاِنْصَافِ وَ تَجَنَّبَ عَنِ التَّعَصُّبِ وَالْاِعْتِسَافِ۔[۵]

دینِ اسلام میں سوادِ اعظم "اہلسنّت وجماعت" ہیں، منصف اور تعصّب سے اجتناب کرنے والا اسے جانتا ہے۔

نیز حضرت شیخ محقّق اسی شرح میں فرماتے ہیں :

وآئمہ فقہاء ارباب مذاہب اربعہ وغیرہم از آنہا کہ در طبقہ ایشاں بودہ اند ہمہ بریں مذہب بودہ اند و اشاعرہ ماتریدیہ کہ آئمہ اصول کلامند، تائید مذہب سلف نمودہ و بدلائل عقلیہ آں را اثبات کردہ و آنچہ سُنّتِ رسُول اللہ صلّی اللہ علیہ وسلّم واجماع سلف برآں رفتہ بودہ، موکد ساختہ اند، لہٰذا نام ایشاں "اہلسنّت وجماعت" افتادہ۔[۶]

مذاہب اربعہ کے فقہا وغیرہم جو صحاح ستّہ کے مصنّفین کے ہم عصر تھے تمام اسی مذہب پر ہُوئے ہیں۔ اشاعرہ اور ماتریدیہ جو اصولِ کلام (علم عقائد) کے امام ہیں انھوں نے بھی مذہب سلف کی تائید کی اور دلائل عقلیہ سے اسے ثابت کیا اور سُنّتِ رسُول اللہ صلّی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلّم اور اجماعِ اُمّت کو مستحکم کیا اس لیے ان کا نام "اہلسنّت وجماعت" واقع ہوا ہے۔

---

[۵] "اشعۃ اللمعات شرح مشکوٰۃ" للشیخ عبدالحق الدہلوی، کتاب الایمان، باب الاعتصام، الفصل الثانی۔
[۶] طبع قدیم ۱۲۸۴ھ مصطفائی کا[illegible]

اور حضرت شیخ فرماتے ہیں :

ومشائخ صوفیہ از متقدمین و محققین ایشاں، کہ استادانِ طریقت و زہاد وعباد و مرتاض و متورع و منقی و متوجّہ بجناب حق، و متبری از حول و قوتِ نفس بودہ اند، ہمہ بریں مذہب بودہ اند، چنانکہ از کتبِ معتمدہ ایشاں معلوم گردد و در "تعرف" کہ معتمد ترین کتابہائے ایں قوم ست، عقائدِ صوفیہ کہ اجماع دارند برآں، آوردہ کہ ہمہ عقائد "اہلسنت و جماعت" بے زیادت و نقصان ۔ [له]

اور مشائخ صوفیہ، اولیاءِ کرام میں سے پہلے محققین، جو کہ طریقت کے استاد اور زاہد و عابد، دینی مشقت برداشت کرنے والے اور صاحبِ ورع و پرہیزگار اور صرف بارگاہ خداوندی میں متوجہ رہنے والے اور اپنے نفسانی حول و قوت سے علیحدگی اختیار کیے ہوئے تھے، سب اسی "اہلسنت و جماعت" کے مذہب پر ہوئے ہیں، جیسا کہ ان کی معتمد کتب سے معلوم ہو جاتا ہے اور آئمہ صوفیہ کی معتمد ترین کتب میں سے "تعرف" میں ہے جن پر کہ عقائدِ صوفیہ "اولیاءِ کرام" پر کہ ان مقدسین کا اجماع و اتفاق ہے، فرمایا ہے کہ وُہ یہی "عقائدِ اہلسنت و جماعت" ہیں بغیر کسی کمی بیشی کے۔

له حاشیہ صفحہ گذشتہ۔

باب دوم

جماعتِ اہلسنّت سے علیحدگی اختیار کرنے والے کا حکم

دوزخی

ترمذی میں ایک حدیث شریف ہے جس میں ارشاد فرمایا :

يَدُ اللّٰهِ عَلَى الْجَمَاعَةِ وَمَنْ شَذَّ شُذَّ اِلَى النَّارِ[1]

اللہ تعالیٰ کا دستِ رحمت جماعت پر ہے، جو اس سے علیحدہ ہوا وُہ جہنمی ہے۔

جماعت اہلسنّت سے علیحدہ ہونے والا ہی شیطان کا شکار ہے۔

امام احمد نے حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی۔

اِنَّ الشَّيْطٰنَ ذِئْبُ الْاِنْسَانِ كَذِئْبِ الْغَنَمِ يَأْخُذُ الشَّاةَ الْقَاصِيَةَ وَالنَّاحِيَةَ وَاِيَّاكُمْ وَالشِّعَابَ وَعَلَيْكُمْ بِالْجَمَاعَةِ وَالْعَامَّةِ[2]

شیطان انسان کا بھیڑیا ہے مثل بکری کے بھیڑیئے کے کہ گلہ سے بھاگنے والی اور دُور چلی جانیوالی اور ایک جانب رہ جانے والی کو پکڑتا ہے۔ تم اپنے آپ کو گھاٹیوں سے بچاؤ اور جماعت و جمہور کو لازم کرلو۔

اس حدیث شریف میں نہایت بلاغت کے ساتھ ارشاد فرمایا کہ شیطان کی دست برد اور اس کے حملہ کا شکار وُہ لوگ ہیں جو جماعت وجمہور سے منحرف ہوں

[1] الجامع السنن للترمذی، ابواب الفتن، باب فی لزوم الجماعت ص ۳۹ ج ۲ طبع جدید سعید ایچ۔ ایم کمپنی، کراچی —
[2] المسند للامام احمد، حدیث معاذ بن جبل ص ۲۳۵ ص ۲۴۳ طبع المکتب الاسلامی دار صادر، بیروت

اور عام شاہراہ چھوڑ کر چھوٹی چھوٹی گھاٹیاں اختیار کریں۔

اب تو حق و باطل میں کافی تفرقہ ہوگیا، ہر عامی شخص بھی یہ دیکھ سکتا ہے کہ کثیرہ اور جمہور کا کیا مطلب ہے؟ اور کون کون سا فرقہ اس سے منحرف ہے؟ جو اس سے منحرف ہو اس کو شیطان کا شکار سمجھے اب اس تردّد کا موقع بالکل باقی نہیں رہا کہ ہر فرقہ اپنے آپ کو حق پر بتاتا ہے وُہ بتایا کرے، لیکن جب جمہُور اس کے ساتھ نہیں وُہ جمہُور کی مخالفت کر کے پیدا ہوا تو ضرور حضور نبیِ پاک صلّی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلّم کے حسبِ ارشاد وُہ باطل پر ہے۔

جماعتِ اہلسُنّت سے نکلنے والے کا شرعی حکم

امام احمد و اَبُو داؤد نے بروایت حضرت اَبُو ذر رضی اللہ تعالیٰ عنہ ایک حدیث روایت فرمائی، جس کے الفاظ یہ ہیں:

قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ فَارَقَ الْجَمَاعَةَ شِبْرًا خَلَعَ رِبْقَةَ الْإِسْلَامِ مِنْ عُنُقِهٖ[۳]

جس شخص نے جماعت سے ایک بالشت بھر جُدائی کی اس نے اسلام کا حلقہ اپنی گردن سے نکال دیا۔

جب یہ متحقق (ثابت) ہوگیا کہ حضور پُر نُور سیّدِ عالم صلّی اللہ تعالیٰ علیہ وسلّم کی تصریحات مذہب "اہلسنت وجماعت" کو "فرقہ ناجیہ" قرار دیتی ہیں تو اب ان لوگوں

۳؎ المسند للامام احمد، حدیث زید بن ثابت ۵/۱۸۰ طبع المکتب الاسلامی دار صادر بیروت۔ والسنن لابی داؤد کتاب السنۃ، باب فی قتل الخوارج ۲/۲۹۵ طبع اصح المطابع کراچی۔

کا حکم بھی معلوم کرنا چاہیے جو اہلسنّت سے منحرف ہوں، اس حدیث میں یہی حکم بیان کیا گیا ہے اور صاف بتا دیا گیا ہے کہ جو اس ناجی گروہ اہلسنّت سے جُدا ہوا اس نے اپنی گردن سے اسلام کا حلقہ نکال ڈالا، تو وُہ شخص اور وُہ گروہ جو مذہب اہلسنّت سے متجاوز ہو، اسلام کا باغی اور دین کا مُجرم اور سرورِ دوعالم نُورِ مجسّم صلّی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلّم کے ارشاد کے مطابق اپنی گردن سے اسلام کا حلقہ نکال ڈالنے والا ہے۔

ایک بڑی رسی میں بہت سے حلقے بنا کر ہر ایک حلقہ ایک بکری کے گلے میں ڈال دیتے ہیں جس سے وُہ تمام بکریاں مجتمع رہتی ہیں۔ اس حلقہ کو عربی زبان میں "ربقتہ" کہتے ہیں اب گلے سے "ربقتہ" نکالنے کا مطلب صاف سمجھ میں آگیا کہ وہ حلقہ جس کے گلے میں ڈالنے سے اسلام کا شیرازہ و اجتماع استوار ہے، اس کو نکال ڈالنے والا اپنے آپ کو اس اجتماع سے جُدا کرتا ہے۔

باب سوم

اہلسنّت کا دوسرے فرقوں کے ساتھ اتحاد و اتفاق خطرناک ہے

یہ بات قابل لحاظ ہے کہ طائفہ ناجیہ حقہ "اہلسنّت وجماعت" کو دُوسرے فرقوں کے ساتھ کیا سلوک کرنا چاہیے اور اس کی نسبت حضور اقدس علیہ الصلوٰۃ والسّلام کا کیا ارشاد ہے؟ مُسلم شریف میں حضرت اَبُو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے:

قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَکُوْنُ فِیْ اٰخِرِ الزَّمَانِ کَذَّابُوْنَ یَاتُوْنَکُمْ مِّنَ الْاَحَادِیْثِ بِمَالَمْ تَسْمَعُوْا اَنْتُمْ وَلَا اٰبَاؤُکُمْ فَاِیَّاکُمْ وَاِیَّاھُمْ لَا یُضِلُّوْنَکُمْ وَلَا یَفْتِنُوْنَکُمْ[1]

حضور علیہ الصّلوٰۃ والسّلام نے فرمایا، آخر زمانے میں بہت سے جُھوٹے فریبی ہوں گے جو تمہارے پاس وُہ باتیں لائیں گے کہ تم نے سُنیں نہ تمہارے آباء نے، تم اپنے آپ کو ان سے بچاؤ اور ان سے دُور رہو، کہیں وُہ تمہیں گمراہ نہ کر دیں اور فتنہ میں نہ ڈال دیں۔

اس حدیث سے معلوم ہوا کہ باطل فرقوں کے ساتھ ربط وضبط، میل جول، ارتباط واتحاد ممنوع اور باعثِ فتنہ ہے، ان سے بچنے اور علیحدہ رہنے کا حکم فرمایا گیا ہے۔

حضرت ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے:

---

[1] الصحیح المسلم "المقدمۃ" ص۱ طبع اصح المطابع، کراچی۔

قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَامِنْ نَبِيٍّ بَعَثَهُ اللهُ فِي أُمَّتِهِ قَبْلِي، إِلَّا كَانَ لَهُ مِنْ أُمَّتِهِ حَوَارِيُّونَ وَأَصْحَابٌ يَأْخُذُونَ بِسُنَّتِهِ وَيَقْتَدُونَ بِأَمْرِهِ، ثُمَّ إِنَّهَا تَخْلُفُ مِنْ بَعْدِهِ خُلُوفٌ يَقُولُونَ مَا لَا يَفْعَلُونَ، وَيَفْعَلُونَ مَا لَا يُؤْمَرُونَ فَمَنْ جَاهَدَهُمْ بِيَدِهِ فَهُوَ مُؤْمِنٌ، وَمَنْ جَاهَدَهُمْ بِقَلْبِهِ وَهُوَ مُؤْمِنٌ وَرَاءَ ذٰلِكَ مِنَ الْإِيمَانِ حَبَّةُ خَرْدَلٍ[1]

حضورِ انور علیہ الصّلوٰۃ والسّلام نے ارشاد فرمایا کہ ہر ایک نبی جن کو اللہ تعالیٰ نے مجھ سے پہلے ان کی اُمّت میں مبعوث فرمایا ان کی اُمّت میں ان کے مخلصین اور ناصرین ہوتے تھے اور ایسے اصحاب ہوتے تھے جو ان کی سُنّت کے ساتھ تمسک اور ان کے حکم کی اطاعت کرتے تھے، پھر ان کے ایسے خلف پیدا ہوتے تھے کہ جن کا قول و عمل مطابق نہیں ہوتا تھا اور وُہ کرتے تھے جس کا امر نہیں کیے جاتے تھے (جیسا کہ تمام باطل فرقے کرتے ہیں) تو جو ان پر اپنے ہاتھ سے جہاد کرے، وُہ مومن ہے اور جو اپنی زبان سے جہاد کرے وُہ مومن ہے اور جو اپنے قلب سے جہاد کرے وُہ مومن ہے اور اس کے سوا رائی کے دانہ کے برابر بھی ایمان نہیں۔

مُراد یہ ہے کہ جو قومیں بگڑ جائیں اور تعلیمِ انبیاء سے منحرف ہوں اور ان کے

---

[1] الصحیح المسلم "کتاب الایمان باب بیان کون النہی عن المنکر من الایمان" الخ صفحہ ۵۲ اصح المطابع، کراچی۔

خلاف راہ اختیار کریں مومن کا فرض ہے کہ ان کے مفاسد کو ہاتھ سے روکے، زبان سے منع کرے، دل سے بُرا جانے چہ جائیکہ میل جول، ربط وضبط، اتحاد و داد۔ اللہ تبارک وتعالیٰ نے اپنی کتابِ حکیم میں ارشاد فرمایا ہے:

"یٰٓاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا لَا تَتَّخِذُوْا عَدُوِّیْ وَعَدُوَّكُمْ اَوْلِیَآءَ"[3]

اے ایمان والو! میرے اور اپنے دشمنوں کو دوست نہ بناؤ۔

اللہ تعالیٰ مزید فرماتا ہے:

وَمَنْ یَّتَوَلَّهُمْ مِّنْكُمْ فَاِنَّهٗ مِنْهُمْ[4]

اور تم میں سے جو انہیں دوست بنائے وُہ انہیں میں سے ہے۔

بد مذہب کے ساتھ دوستی جائز نہیں

ترمذی واَبُوداؤد میں بروایت اَبُوسعید مروی ہے کہ حضور سیدِ عالم نُورِ مجسّم صلّی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلّم نے فرمایا:

لَا تُصَاحِبْ اِلَّا مُؤْمِنًا وَّلَا یَاْكُلْ طَعَامَكَ اِلَّا تَقِیٌّ[5]

ہم نشینی نہ کر مگر مومنِ کامل کے ساتھ اور تیرا کھانا نہ کھائے مگر پرہیزگار

احمد، ترمذی، اَبُوداؤد وبیہقی نے حضرت اَبُوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کیا کہ حضورِ اقدس علیہ الصّلوٰۃ والسّلام نے ارشاد فرمایا:

---

[3] القرآن (الممتحنہ ۶/۱)

[4] القرآن (المائدہ ۵/۵۱)

[5] الجامع السنن للترمذی، ابواب الزہد، باب ما جاء فی صحبۃ المومن (ص ۶۵/۲) طبع جدید ایچ-ایم سعید کمپنی، کراچی۔ والسنن لابی داؤد کتاب الادب باب من یومران یجالس ص ۶۶۳ طبع اصح المطابع کراچی۔

اَلْمَرْءُ عَلٰی دِیْنِ خَلِیْلِہٖ فَلْیَنْظُرْ اَحَدُکُمْ مَنْ یُّخَالِلُ ؟[۶]

آدمی اپنے دوست کے دین پر ہوتا ہے، تو تمہیں دیکھنا چاہیے کہ تم کس سے دوستی کرتے ہو؟

یعنی اس کے دین و مذہب میں کوئی خلل و نقصان تو نہیں؟ معلوم ہوا کہ دوست بنانے کے لیے پہلے دیکھ لینا چاہیے کہ وہ شخص خدا کا مغضوب اور بد مذہب و بد دین نہ ہو اس کے ساتھ تو دوستی جائز نہیں اور مومنِ کامل کے ساتھ انس و محبّت و ہمدردی و غم خواری، اعانت و امداد ضروری ہے اور اسی سے مسلمانوں کو دوسروں کے مقابل قوّت و شوکت حاصل ہو سکتی ہے۔

---

[۶] المسند للامام احمد، مسند ابی ہریرہ صـ۳۳۴/۲ صـ۳۰۳ المکتب الاسلامی، دار صادر بیروت
الجامع السنن للترمذی، ابواب الزہد، الباب الرابع بعد باب ماجاء فی اخذ المال صـ۶۳/۲، طبع جدید ایچ۔ایم سعید کمپنی، کراچی۔

السنن لابی داؤد، کتاب الادب باب من یومران یجالس صـ۶۶۳/۲ طبع اصح المطابع، کراچی، وفیہ لفظ "الرجل" مکان المرء ۱۲ محمد اشرف القادری۔ الجامع لشعب الایمان للبیہقی باب(۱) طبع بیروت۔

باب چہارم

اہلسنّت وجماعت کے باہمی حقوق

جب یہ معلوم ہو چکا کہ طائفہ حقہ و ناجیہ "اہلسنّت وجماعت" جو سوادِ اعظم ہے، اس کو باطل فرقوں کے ساتھ ربط و اتحاد کی اجازت نہیں، تو اب یہ معلوم کرنا بھی ضروری ہے کہ انہیں باہم ایک دُوسرے کے ساتھ کیا سلوک رکھنا چاہیے؟

اہلسنّت کا باہمی مضبُوط اتحّاد

بُخاری و مُسلم میں حضرت نعمان بن بشیر سے مروی ہے کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسّلام نے فرمایا:

تَرَى الْمُؤْمِنِيْنَ فِيْ تَرَاحُمِهِمْ وَتَوَادِّهِمْ وَتَعَاطُفِهِمْ كَمَثَلِ الْجَسَدِ اِذَا اشْتَكٰى عُضْوٌ تَدَاعٰى لَهٗ سَائِرُ جَسَدِهٖ بِالسَّهَرِ وَالْحُمّٰى۔[1]

تم مومنین کو دیکھو گے کہ باہمی رحم اور محبّت و مہربانی میں ان کا حال ایک جسم کی طرح ہے کہ جب اس کا ایک عضو بیمار ہو تو تمام بدن بے خوابی اور بُخار کے ساتھ اس کا فریادی ہو جاتا ہے۔

یعنی کسی ایک حصّہ کی تکلیف سے تمام بدن تکلیف محسوس کرتا ہے اور ہر ایک عضو اس کی بے چینی سے بے چین ہو جاتا ہے، اسی طرح سے مؤمنین

---

[1] الصحیح للبخاری، کتاب الادب، باب الساعی علی المسکین ص ۸۸۹ ج ۲ طبع اصح المطابع، کراچی۔
والصحیح لمسلم، کتاب البر، باب ترحم المومنین وتعاطفھم و تعاضدھم ص ۳۲۱ ج ۲ طبع اصح المطابع، کراچی۔

کا حال ہونا چاہیے کہ وُہ ایک کی تکلیف سے بے چین ہو جائیں اور ان میں سے کوئی کسی کے صدمے اور نقصان کو برداشت نہ کر سکے۔

حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہی سے دُوسری حدیث مُسلم شریف میں بایں الفاظ مروی ہے کہ حضورِ اقدس صلّی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلّم نے ارشاد فرمایا:

اَلْمُسْلِمُوْنَ کَرَجُلٍ وَّاحِدٍ اِنِ اشْتَکٰی عَیْنُہٗ اشْتَکٰی کُلُّہٗ وَاِنِ اشْتَکٰی رَاْسُہٗ اشْتَکٰی کُلُّہٗ [۲]

مومن ایک مرد کی طرح ہے کہ اگر اس کی آنکھ دُکھے تو تمام بدن دُکھ جائے اور اگر سر دکھے تو تمام بدن دُکھ جائے۔

بُخاری و مسلم میں ایک اور حدیث حضرت اَبُو موسیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ حضور پُر نُور علیہ الصّلوٰۃ والسّلام نے ارشاد فرمایا:

اَلْمُؤْمِنُ لِلْمُؤْمِنِ کَالْبُنْیَانِ یَشُدُّ بَعْضُہٗ بَعْضًا ثُمَّ شَبَّکَ بَیْنَ اَصَابِعِہٖ [۳]

ایک مومن کا دُوسرے مومن کے ساتھ وُہ علاقہ ہے جیسے ایک عمارت کے اجزا کا ان میں سے ہر ایک جُز دُوسرے کو مدد پہنچاتا ہے اور ہر ایک کو دوسرا استحکام پہنچاتا ہے۔

پھر حضور صلّی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلّم نے اپنے دست مُبارک کی انگشت ہائے مُبارکہ کو دُوسرے دستِ اقدس کی انگشت ہائے مُبارکہ میں داخل فرما کر مؤمنین کے باہمی تعاون اور تعاضد کی تمثیل فرمائی۔

---

[۲] الصحیح لمسلم، کتاب البر، باب تراحم المومنین و تعاطفھم و تعاضدھم ص ۳۲۱/۲ طبع اصح المطابع کراچی۔
[۳] الصحیح للبخاری، کتاب الادب باب تعاون المؤمنین بعضھم بعضا ص ۸۹۰/۲ طبع اصح المطابع کراچی۔

محبّت و مودتِ باہمی

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ حضورِ انور علیہ الصّلوٰۃ والسّلام نے ارشاد فرمایا:

وَالَّذِیْ نَفْسِیْ بِیَدِہٖ لَا یُؤْمِنُ عَبْدٌ حَتّٰی یُحِبَّ لِاَخِیْہِ مَا یُحِبُّ لِنَفْسِہٖ۔[4]

اس ذات کی قسم! جس کے دستِ قدرت میں میری جان ہے، کوئی بندہ مومنِ کامل نہیں ہوتا جب تک کہ اپنے بھائی (مسلمان) کے لیے وہی پسند کرے جو اپنے لیے پسند کرتا ہے۔

آنچہ از بہر خویش نہ پسند نیز از بہرے دیگرے پسند

بُخاری و مُسلم میں حضرت اَبُواَیوب انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ حضورِ اقدس علیہ الصّلوٰۃ والسّلام نے ارشاد فرمایا:

لَا یَحِلُّ لِرَجُلٍ اَنْ یَّھْجُرَ اَخَاہُ فَوْقَ ثَلَاثِ لَیَالٍ یَّلْتَقِیَانِ فَیُعْرِضُ ھٰذَا وَیُعْرِضُ ھٰذَا وَخَیْرُھُمَا الَّذِیْ یَبْدَءُ بِالسَّلَامِ۔[5]

آدمی کے لیے اپنے بھائی (مسلمان) کو تین روز سے زیادہ چھوڑنا (اور اس سے سلام، میل جول ترک کرنا) حلال نہیں کہ دونوں ملیں تو ایک طرف ایک مُنہ پھیر لے، دُوسری طرف دوسرا مُنہ پھیرے اور ان دونوں میں بہتر وُہ ہے جو پہلے سلام کرے۔

---

[4] الصحیح لمسلم، کتاب الایمان، باب الدلیل علی ان من خصال الایمان ۱/۴۹ طبع اصح المطابع، کراچی،
[5] الصحیح للبخاری، کتاب الادب، باب الھجرہ ۲/۸۹۷ طبع اصح المطابع کراچی، (بقیہ اگلے صفحہ پر)

ان تمام احادیث میں مومن، مُسلم، رجل، اخ سے مُراد وہ مومنِ کامل ہے جو کسی باطل عقیدے یا مذہب کا گرفتار ہو کر طائفہ ناجیہ سے خارج نہیں ہو گیا، کیونکہ ان کے ساتھ تو محبّت و مودت کے تعلّقات جائز ہی نہیں۔

اہلسُنّت کا اتّحاد ایک ناگزیر ضرورت

تمام عالمِ اسلام اور کل سوادِ اعظم اہلسُنّت ایک دل، ایک زبان ہوں اور ہر ایک کا دل دُوسرے کی محبّت سے بھرا ہوا ہر ایک دُوسرے کی بہبود اور راحت سے مسرُور اور اس کے رنج و کلفت سے محزون و بے چین ہو، دُوسرے کے درد و تکلیف کو اپنے صدمہ کی طرح محسوس کرے، اغیار سے بے تعلّق رہے تو اسلام کی شوکت ظاہر ہوگی چند بد مذہبوں کو چھوڑ دینے سے مُسلمانوں کے عظیم الشّان اجتماع اور قوّت میں کوئی فرق نہیں آسکتا، بلکہ ان سے میل جول ہی ہزارہا فتنوں اور مصیبتوں کا دروازہ کھولتا ہے، یہی دین کی تعلیم اور یہی حضور علیہ الصّلوٰۃ والسّلام کا ارشاد ہے۔

ایسے ذرائع پیدا کیے جائیں کہ مُسلمانوں کے خیال آپس میں موافق ہوں اور ان کے دماغ ایک ہی طرح کی معلومات سے پُر ہوں، اگر ایک مشرق میں ہے اور ایک مغرب میں اور ان کے مابین بہت بڑا بُعد مکان ہے تو حرج نہیں مگر بُعد خیال نہیں ہونا چاہیے۔

ضروری بے حد ضروری! ضروری ہے کہ مُسلمان بدمذہبوں کی تمام تحریروں کے دیکھنے سے اجتناب کریں اور اپنی معلومات وسیع کرنے اور سوادِ اعظم میں ایک ربط و تعلّق حاصل کرنے اور قائم رکھنے کیلئے اہلسنّت کی کتابوں، رسالوں، اخباروں کا مطالعہ ضروری سمجھیں کہ جتنے مُسلمان اس ایک رسالہ کے دیکھنے والے ہوں گے وہ سب عقیدے اور خیال میں متحد و متّفق ہوں گے۔

(بقیہ حاشیہ) الصحیح لمسلم کتاب البر باب تحریم الہجر فوق ثلاثۃ ایام صفحہ ۳۱۶/۲ طبع اصح المطابع۔

نعت

سب سے اولیٰ و اعلیٰ ہمارا نبی　　سب سے بالا و والا ہمارا نبی ﷺ

اپنے مولیٰ کا پیارا ہمارا نبی　　دونوں عالم کا دولہا ہمارا نبی ﷺ

بزمِ آخر کا شمع فروزاں ہوا　　نورِ اول کا جلوہ ہمارا نبی ﷺ

جسکو شایاں ہے عرشِ خدا پر جلوس　　ہے وہ سلطان والا ہمارا نبی ﷺ

بجھ گئیں جس کے آگے سبھی مشعلیں　　شمع وہ لیکر آیا ہمارا نبی ﷺ

عرش و کرسی کی تھیں آئینہ بندیاں　　سوئے حق جب سدھارا ہمارا نبی ﷺ

خلق سے اولیاء اولیاء سے رسل　　اور رسولوں سے اعلیٰ ہمارا نبی ﷺ

کون دیتا ہے دینے کو منہ چاہیئے　　دینے والا ہے سچا ہمارا نبی ﷺ

کیا خبر کتنے تارے کھلے چھپ گئے　　پر نہ ڈوبے نہ ڈوبا ہمارا نبی ﷺ

ملک کونین میں انبیاء تاجدار　　تاجداروں کا آقا ہمارا نبی ﷺ

لامکاں تک اجالا ہے جس کا وہ ہے　　ہر مکاں کا اُجالا ہمارا نبی ﷺ

سارے اچھوں میں اچھا سمجھئے جسے　　ہے اس اچھے سے اچھا ہمارا نبی ﷺ

سارے اونچوں میں اونچا سمجھئے جسے　　ہے اس اونچے سے اونچا ہمارا نبی ﷺ

غمزدوں کو رضا مژدہ دیجئے کہ ہے
بیکسوں کا سہارا ہمارا نبی ﷺ

صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَصَحْبِهٖ وَبَارِكْ وَسَلَّمْ

سلام بحضور خیر الانام صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

مصطفیٰ جانِ رحمت پہ لاکھوں سلام شمعِ بزمِ ہدایت پہ لاکھوں سلام
مہرِ چرخِ نبوّت پہ روشن درُود گُلِ باغِ رسالت پہ لاکھوں سلام
عرش تا فرش ہے جس کے زیرِ نگیں اس کی قاہر ریاست پہ لاکھوں سلام
فتح بابِ نبوّت پہ بے حد درُود ختمِ دَورِ رسالت پہ لاکھوں سلام
جس کے ماتھے شفاعت کا سہرا رہا اُس جبینِ سعادت پہ لاکھوں سلام
خلق کے دادرس سب کے فریاد رس کہفِ روزِ مصیبت پہ لاکھوں سلام
جس طرف اُٹھ گئی دَم میں دَم آگیا اُس نگاہِ عنایت پہ لاکھوں سلام
کُل جہاں مِلک اور جَو کی روٹی غذا اُس شکم کی قناعت پہ لاکھوں سلام
جس سُہانی گھڑی چمکا طیبہ کا چاند اُس دل افروز ساعت پہ لاکھوں سلام
بے عذاب و عتاب و حساب و کتاب تا ابد اہلسُنّت پہ لاکھوں سلام
ایک میرا ہی رحمت پہ دعویٰ نہیں شاہ کی ساری اُمّت پہ لاکھوں سلام
کاش! محشر میں جب اُن کی آمد ہو اور بھیجیں سب انکی شوکت پہ لاکھوں سلام

مجھ سے خدمت کے قُدسی کہیں ہاں رضاؔ
مصطفیٰ جانِ رحمت پہ لاکھوں سلام

ضلعی صدور تحریک اہلسنت پاکستان

فیصل آباد ـــــ محمد عاشق حسین رضوی
چنیوٹ ـــــ مولانا محمد مجاہد رضوی
جھنگ ـــــ مفتی گلزار احمد رضوی
ٹوبہ ٹیک سنگھ ـــــ پیر آفتاب احمد
راولپنڈی ـــــ ڈاکٹر محمد شیراز قادری
اٹک ـــــ حافظ محمد سعید
جہلم ـــــ مولانا محمد ضیاء رضوی
چکوال ـــــ مولانا گل محمد قادری
میانوالی ـــــ مولانا ضیاء اللہ
سرگودھا ـــــ حسنین ظفر چشتی
خوشاب ـــــ عبدالشکور رضوی
منڈی بہاؤالدین ـــــ صاحبزادہ محمد ابوبکر رضوی
لودھراں ـــــ مفتی اصغر علی رضوی
ملتان ـــــ مولانا قاری عزیز الرحمٰن قادری

گجرات ـــــ محمد جاوید بٹ
حافظ آباد ـــــ قاری حبیب اللہ
گوجرانوالہ ـــــ مولانا طاہر رضا رضوی
سیالکوٹ ـــــ مولانا خضر حیات قادری
نارووال ـــــ مولانا محمد رمضان رضوی
شیخوپورہ ـــــ مولانا محمد عثمان رضوی
لاہور ـــــ مولانا ارشد علی رضوی
ننکانہ ـــــ مولانا گلفام حسین رضوی
ساہیوال ـــــ مولانا عقیل احمد رضوی
وہاڑی ـــــ سید غلام عباس شاہ
خانیوال ـــــ محمد شفیق رضوی
پاکپتن ـــــ مولانا عبدالرحمٰن جامی
اوکاڑہ ـــــ مولانا زین علی قصوری
مظفر گڑھ ـــــ مولانا عبداللطیف سعیدی

لیہ ـــــ عطاء الرسول رضوی

محمد ساجد قادری (صدر تاجر ونگ)
محمد احسان رضوی (صدر سٹوڈنٹ ونگ)
پیر حافظ محمد فیض رسول قادری (صدر ڈویژن فیصل آباد)
مرزا داؤد ابراہیم (صدر سٹی فیصل آباد)
شیخ محمد احسان گوگا (خازن سٹی فیصل آباد)

مولانا عبدالرشید رضوی (صدر علماء ونگ)
محمد صدیق انقلابی ایڈووکیٹ (صدر وکلاء ونگ)
صاحبزادہ محمد نعیم رضوی (چیف آرگنائزر ڈویژن فیصل آباد)
میاں وحید احمد (سٹی جنرل سیکرٹری فیصل آباد)
فضل احمد رضا بٹ (سیکرٹری نشر و اشاعت فیصل آباد)

TAP

تحریکِ اہلسنت پاکستان

تحریکِ اہلسنت پاکستان کے اغراض و مقاصد

- اللہ تعالیٰ عزوجل اور اس کے پیارے حبیبِ مکرم ﷺ کی محبت کی دعوت تمام انسانی حلقوں تک پہنچانا۔
- اہلسنّت و جماعت کے مذہبی شعور کو بیدار کرنا۔
- اہلسنّت و جماعت کو مذہبی سطح پر منظم کرنا۔
- عقائد کی پختگی اور اعمال کی درستگی کیلئے سعی کرنا۔
- حقوق اہلسنّت کا تحفظ کرنا۔
- استحکام پاکستان اور نفاذ نظام مصطفیٰ ﷺ کیلئے ذہن سازی کرنا۔
- قدیم و جدید علوم کے مدارس اور ادارے قائم کرنے کی سعی کرنا۔
- مساجد میں دروس قرآن اور دروس حدیث کا اہتمام کرنا۔
- دُنیا بھر کے مظلوم مسلمانوں کی امداد کا لائحہ عمل تیار کرنا۔
- وطن عزیز کے گاؤں گاؤں، قریہ قریہ، بستی بستی اور شہر شہر میں تحریک اہلسنّت کی تنظیم سازی کرنا۔
- پاکستان بھر کی تمام سُنی تنظیموں اور تحریکوں کا عملی اشتراک قائم کرنا۔

مرکزی دفتر
تحریکِ اہلسنت پاکستان
سُنی رضوی جامع مسجد جھنگ بازار فیصل آباد
Tel: 041-2639211